بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالاَه ، أَمَّا بَعْد:

246.رمضان دین کی حفاظت کا پیغام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ﴾ (البقرة:185)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

دوسری روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے ہیں:

"يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ"؛الحدیث

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"رمضان دین کی حفاظت کا پیغام"**۔

ماہِ رمضان ایک عظیم مہینہ ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ﴾: ایک ہی مہینہ ہے پورے سال میں سے اور اس عظیم مہینے سے ایک عظیم عبادت جڑی ہوئی ہے ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن۔

اسلام کے پانچ رکن ہیں پانچ ستون ہیں: (۱) پہلا ہے کلمۂ شہادت ہے (۲) دوسرا ہے نماز (۳) تیسرا ہے زکوۃ (۴) چوتھا ہے رمضان کا روزہ (۵) اور پانچواں ہے حج۔ تو رمضان کا روزہ ہے ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن ہے۔

ماہِ رمضان میں اکثر لوگ سوالات کرتے رہتے ہیں روزوں کو محفوظ کرنے کے لیے کہ:

(۱) ہم اپنے روزے کو محفوظ کیسے کریں روزے کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے؟ (۲) کس چیز سے روزہ ٹوٹتا ہے کس چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

(۳) اور اکثر مریض بھی جب انجکشن لگانے کا وقت آتا ہے تو یہی سوال کرتے ہیں کہ اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

یہ سوال کیوں پوچھتے ہیں؟ اس لیے کہ وہ اپنے روزے کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں اور روزے کو محفوظ کرنا بھی چاہیے ورنہ کیا فائدہ ہے اس روزے کا جو ٹوٹ جائے فاسد ہو جائے باطل ہو جائے اور روزے دار کو خبر تک بھی نہ پہنچے:

(۱) روزے کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے؟ روزے کی حفاظت کے ساتھ وہ کون سے اُمور ہیں وہ کون سی چیزیں ہیں جن کی حفاظت کرنا لازمی ہے؟

(۲) دین کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے؟ دین کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

(۳)ماہِ رمضان میں اس عظیم مہینے میں دین کی حفاظت کرنے کا کیا بہترین اور آسان طریقہ ہے ؟

(۴)دین کی حفاظت سے مجھے کیا فائدہ پہنچے گا؟

یہ ہمارا آج کے اس خطبے کا موضوع ہے۔

1-روزے کی حفاظت دو چیزوں سے ہوتی ہے :

(۱)اُن چیزوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا جو روزے کو توڑ دیتی ہے باطل کر دیتی ہیں اور اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو ان چیزوں سے ان اُمور سے روک دے تو روزہ درست ہے صحیح ہے اسے قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے (صحت سے یہ مراد ہے)۔

(۲)اور دوسرا طریقہ کہ روزے کے اُجر و ثواب کو محفوظ کرنا۔

بہت سارے لوگ یہ تو جان لیتے ہیں کہ روزے کی حالت میں ہم نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے اور کس چیز سے ہمارا روزہ ٹوٹتا ہے کس چیز سے نہیں ٹوٹتا لیکن روزے کے ثواب سے پھر بھی محروم رہتے ہیں! تو روزے کی حفاظت ان دو چیزوں سے ہوتی ہے :

(۱)روزہ بھی صحیح ہو یعنی اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول ہو۔

(۲)اور دوسرے نمبر پر روزے کا اُجر و ثواب بھی ملے اُجر و ثواب بھی محفوظ رہے۔

2- روزہ جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے میں جلدی سے بتا دیتا ہوں، پہلے بھی کئی مرتبہ میں بتا چکا ہوں لیکن یہ حق ہے ہر مسلمان کو جاننے کا کہ وہ یہ جان لے روزہ کن اُمور سے ٹوٹتا ہے باطل ہو جاتا ہے، اور قاعدہ یاد رکھیں کہ بغیر دلیل کے کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو روزے کو توڑ دے۔ دلیل کا ہونا لازمی ہے اگر دلیل نہیں ہے تو اصل میں ہر چیز جو مباح ہے کھانے پینے میں جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا وہ مباح ہے جائز ہے اِلّا یہ کہ کوئی دلیل آجائے کہ اب اس چیز سے رُک جانا ہے کیونکہ روزے کا لغوی معنی لفظی معنی کیا ہے؟ کسی چیز سے اپنے آپ کو روک دینا، رُک جانا کسی چیز سے۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے ہمیں روزے کی حالت میں رُکنا چاہیے اور اگر ہم نہیں رُکتے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ روزہ فاسد ہو جاتا ہے ٹوٹ جاتا ہے اُس سے مراد کیا ہے؟ کہ روزہ اب قضاء کرنا پڑے گا۔

"مفسدات الصیام": روزے کا باطل کر دینے والے اُمور: (۱)نمبر ایک کھانا ہے۔ (۲)نمبر دو پینا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة:187)

(کھاؤ اور پیو (کب تک؟) جب تک کہ سفید دھاری کالی دھاری سے جدا نہیں ہو جاتی الگ نہیں ہو جاتی (نمایاں نہیں ہو جاتی))

یعنی رات کو کھاؤ اور پیو جب فجر کا وقت ہو جائے اب کھانا پینا بند ہے حرام ہو گیا۔

تو روزہ کس چیز سے رکھنا ہے؟ کھانے اور پینے سے، اگر روزے کی حالت میں کچھ کھا لیا کچھ پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

(۳) تیسرے نمبر پر ہے: "جماع"؛ بیوی سے ہمبستری کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۴)اور چوتھے نمبر پر ہے منی کا خارج ہونا اپنے ہی فعل سے شہوت کے ساتھ ان چار شرطوں کے ساتھ :

جماع سے روزہ ٹوٹتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (البقرة:187)

(اب رات کے وقت بیویوں سے صحبت کرو مباشرت کرو اور جو اللہ تعالیٰ سے اولاد چاہتے ہو اُس اولاد کی غرض سے جماع کرو)

رات کے وقت جماع جائز ہے دن کے وقت حرام ہے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔اور متفق علیہ حدیث میں اُس صحابی کا قصہ جس نے کہا میں ہلاک ہو گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہ میں نے دن کے وقت روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری کی ہے؛

دوسری روایت میں: "احْتَرَقْتُ": میں جل چکا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!؛ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو جو کفارہ ہے وہ بتایا ہے۔ اور اسے کہتے ہیں: "الكفارة المغلظة": غلیظ کفارہ ہے، سخت کفارہ ہے۔

اور چوتھے نمبر پر ہے منی کا خارج ہونا اپنے فعل سے شہوت کے ساتھ اور اس کی دلیل میں حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میرا بندہ روزے کی حالت میں "يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ" کھانے کو چھوڑ دیتا ہے پینے کو چھوڑ دیتا ہے تو اپنی شہوت کو بھی چھوڑ دیتا ہے"۔

تو اگر کسی شخص کی ایسی حالت ہو تو اُس کے اپنے فعل سے کیا مراد ہے؟ کہ احتلام نہ ہو، احتلام سے مراد یہ ہے کہ سونے کی حالت میں نیند کی حالت میں اگر احتلام ہو جاتا ہے منی خارج ہو جاتی ہے (مرد ہو یا عورت ہو) تو احتلام کی حالت میں احتلام کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے اور افطاری کر لیتے ہیں، غلط ہے! احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا وجہ کیا ہے کیوں نہیں ٹوٹتا؟ کیونکہ اس کی دلیل نہیں ہے۔ابھی میں نے کہا ہے کہ شہوت کے ساتھ اپنے فعل سے؛ اگر اپنے فعل اپنے اختیار اپنے ارادے سے ہو تب روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی حدیث قدسی دلیل ہے۔

(۵) پانچویں نمبر پر، جس نے جان بوجھ کر قے کی (اپنے فعل سے جان بوجھ کر) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءَ"۔ "مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ": جس کو خود بخود الٹی آئے اُس پر کوئی قضا نہیں ہے اُس کے اختیار میں نہیں ہے الٹی آ گئی ہے روزہ نہیں ٹوٹتا، جس نے جان بوجھ کر الٹی کی ہے خود اپنے فعل سے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "فَعَلَيْهِ الْقَضَاءَ": اس پر قضا واجب ہے۔

قضا کب واجب ہوتی ہے؟ جب روزہ ٹوٹ جاتا ہے فاسد ہوتا ہے تب قضا واجب ہوتی ہے۔

(۶) چھٹے نمبر پر اور ساتویں نمبر پر، حیض اور نفاس کا خون کا جاری ہونا۔

عورتوں میں اگر حیض کا خون جاری ہو جائے اور "نفساء" بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون جاری ہوتا ہے اگر وہ خون جاری ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے فاسد ہو جاتا ہے، اگر روزے کی حالت میں حیض کا خون جاری ہو جائے یا بچے کی پیدائش کے بعد جو خون جاری ہوتا ہے نفساء کا خون اگر جاری ہو جاتا ہے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا حیض کی حالت میں عورت جو ہے وہ نماز اور روزے کو چھوڑ نہیں دیتی؟! "تَدَعُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ": نماز اور روزہ چھوڑ دیتی ہے کیوں؟ کیونکہ اس خون سے روزہ جو ہے ٹوٹ جاتا ہے فاسد ہو جاتا ہے۔

(۸) آٹھویں نمبر پر، نیت کے توڑنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

کوئی شخص نیت اپنی توڑ دیتا ہے اُس نے روزہ رکھا ہے کچھ کھایا پیا نہیں ہے لیکن اس کی ایسی حالت ہوئی ہے اب اس نے ارادہ کر لیا ہے مضبوط ارادہ کر لیا ہے کہ میں نے روزہ توڑنا ہے تو محض اس نیت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ شکوک و شبہات نہ ہوں۔ بعض اوقات شیطان بہکاوا ہوتا ہے وسوسہ ہوتا ہے اگر وسوسہ ہو شیطان کا وہ الگ بات ہے وہ تو ہر بندے کو تقریباً مغرب سے پہلے شیطان وسوسہ کرتا رہتا ہے کہ بھئی تم بہت تھک گئے ہو بھوکے ہو پیاسے ہو اور اللہ تعالیٰ غفور رّحیم ہے رحم کرنے والا ہے روزہ توڑ دو کوئی حرج نہیں ہے بعض میں قضاء کر لینا اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛ تو یہ وسوسے چلتے رہتے ہیں یہ وسوسہ ہے لیکن اگر کوئی شخص عزم کر لے ارادہ مضبوط کر لے کہ اُس نے روزہ توڑنا ہی ہے اور پھر اگر کچھ کھاتا پیتا بھی نہیں ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس کی مثال اکثر میں دیا کرتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اب یہ نیت کر لی ہے کہ اس نے روزہ توڑنا ہے اور وہ پانی پینے کے لیے بھی جا رہا ہے کچھ کھانے کے لیے جا رہا ہے دروازے پر دستک ہوئی یا ٹیلیفون بج گیا تو اس نے جواب دیا ٹیلیفون کا یا دروازے پر جا کر دیکھا کوئی پرانا دوست آ کر ملا اور باتوں باتوں میں بھول گیا پھر اس نے دیکھا کہ آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ باقی ہے اب کیا روزہ توڑوں میں اب توڑنے کی ضرورت نہیں ہے؛ لیکن جو پہلے نیت توڑنے کی تھی مضبوط نیت کر چکا تھا اس سے روزہ ٹوٹ چکا تھا تو ایسے شخص پر روزہ قضاء جو ہے واجب ہے۔ اور اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے: "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" (عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے)۔ نیت ہے تو روزہ بھی ہے نیت نہیں ہے تو روزہ بھی نہیں ہے۔

(۹) نویں نمبر پر، بعض علماء کے نزدیک حجامت کرنا (حجامت سے مراد خون نکالنا علاج کے لیے) اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ "أفطر الحاجم والمحجوم": آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حجامت کرنے والا اور کروانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ چکا ہے فاسد ہو گیا ہے، اور یہ روایت جو ہے منسوخ ہے۔ یعنی دوسری روایت اس کے بعد میں آئی ہے جس کی وجہ سے اس روایت کا حکم ختم ہو گیا ہے دوسری روایت کا حکم باقی رہا ہے اور اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجامت کروائی روزے کی حالت میں اور حجۃ الوداع کے موقع پر، حجۃ الوداع سن 10 ہجری میں ہوئی اور "أفطر الحاجم والمحجوم" سن 8 ہجری کا واقعہ ہے یہ حدیث جو ہے تو جو سن 10 ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا ہے وہ باقی رہا ہے۔

الغرض علماء کا اس میں قوی اختلاف ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ بہتر ہے اگر کسی نے حجامت کروانی ہے تو وہ رات کے وقت کروالے دن کے وقت نہ کرے اس اختلاف سے نکلنے کے لیے اور اسی میں ہی خیر ہے کہ اپنے روزے کو محفوظ کرنے کے لیے علاج ہی کرنا ہے کیا ایمرجنسی پڑ گئی ہے تو رات کو ہی کروالے۔

مسئلہ ہوتا ہے اگر خون کا عطیہ کیا جائے کہ خون نکالنے سے یا خون کا عطیہ کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اس کا یہی حکم ہے جو علماء کہتے ہیں کہ حجامت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک خون کے عطیے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ حدیث منسوخ ہے اور اگر کسی نے عطیہ کرنا ہے تو رات ہی کو کرے بہتر ہے اور اگر ایمرجنسی ہو گئی ہے خون کا عطیہ دن میں روزے کی حالت

میں ہی دینا ضروری ہے تو خون کے عطیے کے بعد روزے دار یہ دیکھ لے کہ اگر اسے کمزوری محسوس ہوتی ہے اور اس سے برداشت نہیں ہوتا تو وہ کچھ کھالے کچھ پی لے بعد میں روزہ قضاء کرلے کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰) دسویں نمبر پر، کھانے پینے کے علاوہ جس چیز میں غذائیت ہے اس چیز کا استعمال کرنے سے جیسا کہ گلوکوز کی ڈرپ ہے یا خون کی بوتل لگانے سے۔ کوئی گلوکوز کی ڈرپ لگوالیتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کوئی خون کی بوتل لگوالیتا ہے اس کا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے (خون کے عطیے سے مرا یہ تھی پوائنٹ نمبر 9 میں کہ آپ خود خون دے رہے ہیں عطیہ کر رہے ہیں)۔ اور پوائنٹ نمبر دس میں کہ کیونکہ خون کے اندر خود غذائیت موجود ہے جب آپ خون لگواتے ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہے، اور اس کی دلیل میں وہی آیت کریمہ "کہ رات میں کھاؤ اور پیو جب تک کے سفید اور کالی دھاری آپس میں نمایاں نہیں ہو جاتی" (البقرة:187)۔

کیونکہ یہ دین اُحکم الحاکمین کی شریعت ہے اور اللہ تعالیٰ دو ایک جیسی چیزوں میں فرق نہیں ڈالتا اور دو مختلف چیزوں کو جوڑتا نہیں ہے یہ حکمت کا تقاضہ ہے، جب کھانے اور پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو پھر جس چیز میں غذائیت ہے اس چیز سے بھی روزہ ٹوٹنا چاہیے اور یہی حق ہے۔

(۱۱) گیارہویں نمبر پر ردّت سے کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو جاتا ہے تو اس کا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے (نعوذ باللہ)، اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو اس کا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ الغرض یہ بارہ چیزیں ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بعض اوقات دَس بھی بتاتے ہیں دو اس میں خود شامل ہو جاتی ہے تفصیل کے ساتھ بارہ ہیں تو یہی چیزیں ہیں دلیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں الحمد للہ کہ ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کو کہتا کہ آنکھ میں قطرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹتا ہے تو آپ کا سوال سب سے پہلے کیا ہونا چاہیے؟ کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ دلیل ہے تو پھر روزہ ٹوٹے گا اور دلیل نہیں ہے تو پھر روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

یہ جو بارہ چیزیں میں نے بتائی ہیں تین شرطیں اور ہیں ، جب تک یہ شرطیں نہ ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا:

(۱) علم ہو جانتا ہو کہ ان چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہو کہ اُس کی حالت روزے کی حالت ہے اور اگر بھول کی وجہ سے کوئی شخص کوئی چیز کھاپی لے یا خطاء کی وجہ سے کچھ کھاپی لے تو اس کا روزہ باقی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ (البقرة:286)

(اے اللہ تعالیٰ! ہمارا مواخذہ مت کرنا اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطاء ہو جائے)

اور صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حدیث قدسی میں: "قَدْ فَعَلتُ" (یہ ہو چکا ہے)؛ یعنی میں نے معاف کر دیا، بھول بھی معاف ہے اور خطاء بھی معاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جس نے روزے کی حالت میں کوئی چیز کھالی یا پی لی تو اپنے روزے کو مکمل کرے اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے"۔ روزے کی حالت میں بھولے سے کسی شخص نے کھالیا اور پی لیا اور ابتدائی دنوں میں رمضان میں اکثر ہوا کرتا ہے عادت ہوتی ہے کھانے پینے کی تو روزے کی خبر نہیں ہوتی تو جلدی سے انسان آتا ہے فرج کھولتا ہے اور فوراً پانی پی لیتا ہے پھر پتہ چلتا ہے کہ مجھے روزہ تھا، تو ایسی حالت میں روزہ درست ہے روزہ ٹھیک ہے روزہ ٹوٹا نہیں ہے؛ کیوں؟ کیونکہ یہ بھول کی وجہ سے ہوا ہے اور بھول معاف ہے۔

(۲)دوسری شرط ہے: "عامِداً": جان بوجھ کر خطاء نہ ہو (بتا چکے ہیں)۔

(۳) تیسری شرط ہے کہ مختار ہواپنے ارادے سے کیاہو کسی نے مجبور نہ کیاہو؛ اگر مجبوری کی حالت میں کوئی شخص کھالیتاہے یا پی لیتاہے تواس کا روزہ نہیں ٹوٹتا،اِکراہ کی حالت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

3-اب وہ اُمور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتاہے بہت زیادہ ہیں، جس چیز کی دلیل نہیں ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتامثال کے طور پر :

(۱)آنکھ میں قطرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۲)کان میں قطرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۳)گوشت میں انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۴)ناک میں قطرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتاہے اس کی دلیل کیاہے ؟کیونکہ ناک جوہے وہ راستہ ہے خوراک کی نالی کی طرف جانے والااور جب ہم ناک میں قطرہ ڈالتے ہیں تووہ حلق میں محسوس ہوتاہے کہ نہیں ہوتا؟محسوس ہوتاہے۔

تواس کامطلب یہ ہے کہ پیٹ میں بھی یہ قطرہ جاتاہے توناک میں قطرہ روزہ کی حالت میں نہیں ڈالناچاہیے؛کسی نے بھولے سے ڈال لیاپتہ نہیں تھااسے روزہ ٹوٹاہے اس کا؟نہیں ٹوٹاکیونکہ شرطیں پوری نہیں ہوئیں۔

(۵)اسی طریقے سے اگررگ میں کوئی انجکشن لگاناہے (گوشت کاانجکشن،رگ کاانجیکشن) بشرطیکہ گلوکوز کی ڈرپ نہ ہو یاخون کی بوتل نہ ہو کیونکہ ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتاہے۔

(۶) تیرنے سے، غسل کرنے سے، نہانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(۷) تھوک کے نگلنے سے بلغم کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

الغرض لمبی لسٹ ہے توجس چیز کی دلیل نہیں ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

4- چلوروزے کو توہم نے محفوظ کردیاہے کیاہم نے روزے کے ثواب کو بھی محفوظ کیاہے؟ دوسرا طریقہ روزے کی حفاظت کا یہ ہے کہ روزے کاثواب بھی تو محفوظ ہوناچاہیے کہ نہیں؟

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو جھوٹی بات اور جھوٹے فعل کو نہیں چھوڑتاتواللہ تعالی کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپناکھاناپیناچھوڑدے (یعنی بھوکاپیاسارہے)؛"قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ":

(۱) جھوٹی بات ہے زبان کی نافرمانی،جوبھی نافرمانی ہے زبان کی جھوٹی بات ہے قول الزور ہے یہ؛ جھوٹ بولناہے گالی گلوچ ہے لعن طعن دیناہے غیبت ہے چغل خوری ہے جتنے بھی زبان سے گناہ ہیں جس نے نہیں چھوڑا روزے کی حالت میں اس کاروزہ توہوگیالیکن روزے کے ثواب سے محروم ہے روزے کی حفاظت نہ ہوسکی!

(۲)"وَالْعَمَلَ بِهِ": جو بھی نافرمانی کے عمل ہیں افعال ہیں، کسی کو مارناپیٹناناجائز، ظلم کرنا،سود کھانا،زناکاری،بدکاری جتنی بھی چیزیں ہیں یہ جس میں گانابجانابھی شامل ہے گانے سننا۔

الغرض اصل روزہ ہے دل کا روزہ اور ماہِ رمضان تربیت ہے اسی دل کے روزے کی۔پیٹ کا روزہ تو ہر بندہ جانتا ہے کہ پیٹ کا روزہ ہے لیکن دل کا روزہ کتنے لوگ جانتے ہیں؟!اور دل کا روزہ پورے سال میں ہی رکھنا ہے،پیٹ کا روزہ ایک مہینے کا ہے اور پورے گیارہ مہینے بلکہ بارہ مہینے پورے دل کے روزے کی ٹریننگ ہے تربیت ہے کہ جو محرمات ہیں پورے سال میں جو ہمیشہ حرام ہیں ان سے رُک جانا ہے یہی تقویٰ ہے اور اسی لیے ہی اللہ تعالیٰ نے روزے کو فرض کیا ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟﴾ (البقرة:183) (اے ایمان والو!)

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ﴾ (تم پر روزے لکھ دیئے گئے ہیں فرض کر دیئے گئے ہیں)۔

﴿كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ﴾ (جیسے تم سے پہلے لوگوں پر روزے لکھ دیئے گئے تھے)۔

کیوں روزے فرض کر دیئے گئے ہیں؟﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝١٨٣﴾ (تاکہ تم لوگ متقی پرہیزگار بن جاؤ)۔

سود کھانا تقویٰ ہے؟!سود اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنگ ہے!جو سود کھاتا ہے وہ اعلان جنگ کرتا ہے!کیا جرأت ہے اس حقیر اور فقیر انسان کی کہ جنگ پر اُترا ہے اپنے ربّ کے خلاف جنگ کرنے والا ہے؟!اللہ تعالیٰ کا کرم دیکھیں رحمت دیکھیں کہ پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے ڈھیل دیتا ہے اسے پکڑتا نہیں ہے فوراً۔وہ سود کھاتا رہتا ہے جنگ کرتا رہتا ہے اپنے ربّ سے اور اللہ تعالیٰ اسے صحت دیتا ہے عافیت دیتا ہے توفیق بھی دیتا ہے،اسے مزید مال بھی دیتا ہے اور وہ اسی مال کو پھر اسی سود میں ڈال دیتا ہے (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) کیسا مسلمان ہے یہ؟!

تو سود سے روزہ رکھنا ہے،جھوٹ سے روزہ رکھنا ہے،چغل خوری سے روزہ رکھنا ہے،دھوکے بازی سے روزہ رکھنا ہے۔آج مسلمان مسلمان سے ڈرتا ہے!بعض ایسے مسلمان ہیں اگرچہ یہ بات غلط ہے میں نہیں مانتا اسے لیکن بعض لوگ جو بزنس کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کرسچن کے ساتھ بزنس کیا ہے اور بعض مسلمانوں کے ساتھ بزنس کیا ہے ہم نے دیکھا ہے کہ وہ سچے ہیں یہ جھوٹے ہیں!یہ مطلقاً تو ٹھیک نہیں ہے سارے مسلمان جھوٹے بھی نہیں ہیں غلط بات ہے یہ لیکن یہ بات کیوں ہمیشہ ہم سنتے ہیں کہ کرسچن جو غیر مسلم ہیں جو دنیا کے بدترین لوگ ہیں وہ امانتدار ہیں اور ہم بے ایمان ہیں؟!ہمیں کیوں سننے میں آتا ہے ہمیں شرم نہیں آتی؟!جو مسلمان دھوکا دیتا ہے دھوکا کیوں دیتا ہے اپنے مسلمان بھائیوں کو؟!ہر دھوکے باز اس جرم میں شریک ہے،ہر بے ایمان مسلمان اس جرم میں شریک ہے جو بے ایمانی سے کام کرتا ہے۔

فیک (fake) ڈگریاں لے کر آتے ہیں عجب بات ہے کہ سارے مسلمان ہیں اس میں ایک بھی کرسچن نہیں ہے!پچھلے سال دو ہزار سات سو (2700) ڈگریاں پکڑی گئی ہیں تقریباً سعودی عرب کی بات میں کر رہا ہوں میڈیکل کی فیک (fake) ڈگریاں ان میں سے ایک بھی کرسچن نہیں ہے!میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ اچھے ہیں ہم بُرے ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مسلمان سب سے اچھا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن ہمیں تھوڑی سی شرم تو آنی چاہیے کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟!

تو اصل روزہ ہے ان محرمات سے بچنے کا اور جو اپنی زبان کو محرمات سے نہیں روک سکتا روزے کی حالت میں اور ان بداعمالیوں سے اپنے جسم کو نہیں روک سکتا روزے کی حالت میں تو اس کا روزہ تو ہو گیا ہے لیکن اپنے آپ کو اس نے روزے کے اُجر وثواب سے محروم کیا ہے!

5-چلو تو یہ ہم نے جان لیا ہے کہ روزے کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے بعض لوگ روزے کی حفاظت بہترین طریقے سے کرتے ہیں لیکن نماز کی حفاظت نہیں کرتے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾﴾ (البقرة:238)

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾ کیا مطلب ہے پڑھتے ہیں یہ آیت؟کئی مرتبہ ہم نے پڑھی ہے تراویح میں بھی ہم سنتے رہتے ہیں پڑھتے رہتے ہیں ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾ نمازوں کی حفاظت کرو ساری نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیان والی نماز کی:

﴿الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾:اور الصلوٰۃ الوسطیٰ علماء فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز ہے اور یہی نماز بھاری ہے بعض لوگوں پر! آرام کا وقت ہے ڈیوٹی سے تھکے آتے ہیں سوجاتے ہیں، ظہر کی اس لیے پڑھی کہ لوگوں نے پڑھی آفس میں پڑھ لی ہے راستے میں مسجد ملی تو پڑھ لی ہے پھر سونا بھی ہے تو سوگئے مغرب تک سوتے رہے عصر کی نماز کہاں ہے؟ چلی گئی! ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾: ساری نمازوں کی حفاظت کرنی ہے اور خاص طور پر عصر کی نماز جو درمیان والی نماز ہے اس کی حفاظت کرنی ہے۔

جس نے روزے کی حفاظت تو کی ہے لیکن نماز کی حفاظت نہیں کی اس کا روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "ایک مسلمان اور کافر کے بیچ میں جو حدِ فاصل ہے جو فرق ہے مسلمان اور کافر کا وہ نماز کا ہے"۔

جس نے نماز کو ترک کیا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا:''فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ'':تارک الصلاۃ دائرۂ اسلام سے خارج ہے کافر ہے۔

نماز کو چھوڑنے والا کافر ہے اور کافر کا کوئی روزہ نہیں ہے اور کتنی عجیب بات ہے روزے کا تو اہتمام ہے اور کیسا اہتمام ہے روزے کا؟! کہ ساری رات جاگنا ہے (ساری رات!) ساڑھے تین بجے سحری کرنی ہے اور پونے چار تک سوجانا ہے نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں پیٹ بھرا ہوتا ہے نا سحری بھی توٹکا کر کرنی ہوتی ہے ناپھر! سارا دن مشقت میں گزرنا ہے شدید گرمیاں ہیں اور پھر ایسے سونا ہے کہ فجر کی نماز گئی ظہر کی نماز گئی عصر کی نماز گئی مغرب کی نماز صرف افطاری کے لیے ہی جاگنا ہے! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیالی باتیں ہیں؛ نہیں واللہ! خیالی باتیں نہیں ہیں یہ بعض،سارے نہیں؛ بہت سارے لوگ اچھے روزے دار اور اچھے مسلمان ہیں الحمد للہ میں ان کی بات نہیں کر رہا میں ان کی بات کر رہا ہوں جو ایسا عمل کرتے ہیں کیوں کرتے ہیں؟! روزے کا مطلب کیا ہے کہ سوتے رہنا ہے؟! روزہ ہے کس چیز سے جاگنے سے روزہ ہے؟!

بعض لوگوں کے نزدیک روزہ جاگنے سے ہے یعنی اپنے آپ کو جاگنے سے روک دو بس سوتے ہی رہو اور مجال ہے کہ اگر کسی نے اے سی (AC) کو بند کیا یا تھوڑا اسے کم کیا ہے کمرہ نہیں ہوتا فرج ہوتا ہے! جیسے فرج نہیں ہوتا ایسے ہوتا ہے! (سبحان اللہ)۔عجب بات دیکھیں عجب بات جو ہے ہماری حالت رمضان میں کہ روٹی لینے کے لیے آپ جاتے ہیں بیکری میں روٹی نہیں ملتی! پتہ نہیں میرے ساتھ کئی مرتبہ ہوا ہے (اللہ أعلم)، رمضان سے پہلے روٹی ہمیشہ فراوانی سے ملتی ہے رمضان میں عجب بات یہ ہے کہ روٹی نہیں ملتی! دن کی بات نہیں کر رہا میں کیونکہ روزے کی حالت میں ویسے ہی نہیں ملتی یعنی افطاری کے بعد جائیں تھوڑا سا لیٹ ہو جائیں بیکری خالی نظر آئے گی آپ کو،اور سحری کے وقت جائیں تھوڑا سا لیٹ ہو جائیں تو بیکری خالی نظر آئے گی آپ کو! رمضان میں دو وقت ہم کھاتے ہیں سحری اور افطاری اور عام دنوں میں تین وقت

چار وقت ہم کھاتے ہیں کیا واقعی رمضان میں اتنا ہی کھاتے ہیں ہم دو وقت میں؟! یعنی دو وقت میں ہم چار وقت یا تین وقت کا کھانا کھا لیتے ہیں! (سبحان اللہ)۔

اور دوسری عجب بات یہ ہے رمضان میں کہ مریض بڑھ جاتے ہیں اور ڈاکٹری کی دکانداری بڑی اچھی ہو جاتی ہے! روزہ علاج ہے واللہ پتہ ہے آپ کو؟! یعنی میڈیکل کے علاج کے علاوہ پچھلے زمانے میں روزہ علاج کے لیے رکھا جاتا تھا اور آج بھی یہ تہذیبیں موجود ہیں ابھی تک یعنی بعض لوگوں کا ٹریڈیشن (Tradition) ہے یہ ثقافت ہے کہ علاج کے لیے روزہ رکھتے ہیں اور ہماری حالت ہے کہ روزہ رکھتے ہوئے بھی ہم بیمار زیادہ ہو جاتے ہیں! ذرا کبھی دیکھنا کلینک میں میں اپنی بات کرتا ہوں کہ نمبر آف پیشنٹس (Number of patients) بڑھ جاتے ہیں، کم ہونے چاہیئں کہ نہیں؟! اس کا مطلب ہے کہ خلل ہے کہیں پر خلل کیا ہے؟ خلل یہی ہے کہ روزے کی حالت میں کھانا پینا ٹکا کر ہے اور حرکت نہیں کرنی روزہ لگ جائے گا نا پھر مسئلہ پڑ جائے گا! بس یوں بیٹھنا ہے تو بیٹھنا ہے لیٹنا ہے تو لیٹنا ہے چلنا پھرنا، روزے کی حالت میں بڑی مصیبت ہے روزہ ٹوٹنے کا خطرہ ہو جاتا ہے پھر پیاس لگ جائے گی!

یہ سارے کے سارے شیطانی وسوسے ہیں یہ شیطان نہیں چاہتا کہ آپ روزے کے اُجر پالیں مکمل طریقے سے!

اور جانتے ہیں کہ روزے کا اُجر کتنا ہے؟ ﴿ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝ ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (الزمر:10)۔

اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ'': ہر عبادت کا ثواب مقرر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں کہ سوائے روزے کے میرے بندے نے روزہ میرے لیے رکھا ہے اس کا اُجر بھی میں اسے عطا فرماؤں گا میں اس کو اُجر دوں گا۔ نماز کی حفاظت روزے کی حفاظت سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیوں؟ کیونکہ تارک الصلاۃ کافر ہے اور تارک الصیام کافر نہیں ہے فرق ہے کہ نہیں؟! میں یہ نہیں کہہ رہا کہ روزہ مت رکھو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ روزہ بھی رکھو نماز بھی پڑھو، روزے کی حفاظت بھی کرو اور نماز کی حفاظت بھی کرو۔ اور ہم کیسے مسلمان ہیں کہ پورا سال اگر نماز سے دوری تھی اب رمضان میں ہم نماز کیوں نہیں پڑھتے؟!

ایمانی ماحول مہیا ہے آسان ہے واللہ! میں قسم کھا رہا ہوں اس پاک جگہ پر کہ عبادت کی لذت اگر کوئی محسوس کرنا چاہتا ہے ایمان کی لذت اگر کوئی محسوس کرنا چاہتا ہے تو ماہِ رمضان بہترین موقع ہے:

(۱) ماحول آپ کو ملتا ہے عبادت کا ماحول ہے۔ (۲) انسان کے نفس کے اندر شَر موجود ہے یہ شَر دب جاتا ہے۔

(۳) رمضان میں شہوت مغلوب ہو جاتی ہے، جو شیطان رگوں میں دوڑتا ہے وہ دب جاتا ہے مغلوب ہو جاتا ہے اور شیاطین الجِن بھی قید کر دیئے جاتے ہیں۔ (۴) آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

رمضان کی پہلی رات سے یہ خوشخبریاں کیوں ہیں کس لیے ہیں کہ بس اسی لیے سوتے رہیں؟!

﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ (البقرۃ:184): گنے چنے دن ہیں محدود دن ہیں 29 ہیں یا 30 ہیں اس سے زیادہ نہیں ہیں، شہر رمضان ایک مہینہ ہے بس۔ پانچ دن تو گزر گئے ہیں کیسے گزرے ہیں پتہ لگا ہے؟ سچ مجھے بتائیں ابھی جو دن گزرے ہیں رمضان کے کیسے گزرے ہیں پتہ چلا ہے؟ واللہ! بہت تیزی سے ایسے گزر جائیں گے کہ ہمیں خبر تک نہیں لگے گی!

اور بہت سارے ایسے لوگ ہیں (اب میں بہت کی بات کروں گا بعض نہیں کیا فرق ہے بہت اور بعض میں؟ بعض کم ہیں، بہت زیادہ ہیں) کہ روزے کی حفاظت بھی جانتے ہیں نماز کی حفاظت بھی جانتے ہیں لیکن توحید کی حفاظت نہیں جانتے! اور واللہ! یہ سب سے بڑی مصیبت ہے کہ مسلمان ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ توحید کی حفاظت بھی کی جاتی ہے! بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ توحید کی حفاظت بھی کی جاتی ہے کیا توحید تو توحید ہے اس کی کیا ہم حفاظت کریں؟! میں مسلمان ہوں کلمہ پڑھتا ہوں موحد ہوں کافی ہے بس اب کیا توحید کی بھی حفاظت کی جاتی ہے؟! جی ہاں! توحید کی بھی حفاظت کی جاتی ہے اور جس نے توحید کی حفاظت نہیں کی تو نہ اس کا روزہ ہے نہ اس کی نماز ہے اور نہ اس کی کوئی اور عبادت ہے محروم ہے وہ شخص! واللہ محروم ہے وہ شخص! اور اس دنیا میں بد ترین انسان ہے وہ شخص کہ جس نے یہ تو جان لیا ہے کہ روزہ کیسے محفوظ کیا جاتا ہے نماز بھی کیسے محفوظ کی جاتی ہے لیکن توحید اور دین کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے! میرے بھائی! توحید کی حفاظت کی جاتی ہے شرک سے بچنے سے، شرک سے بچ جاؤ توحید محفوظ ہے کیونکہ جیسا کہ روزے کو توڑنے والے اُمور ہیں اسی طریقے سے ایمان اور اسلام کو توڑنے والے اُمور بھی موجود ہیں۔

میرے پاس وقت نہیں میں آپ کو یہ بتاتا کہ نماز کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے، نماز پڑھ لو نماز کے شروط اور ارکان اور واجبات کی بنیاد پر جو نواقض الصلاۃ ہیں وہ اُمور جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وہ بھی جاننا ضروری ہیں وقت نہیں میں بتا دیتا لیکن اصل بات جو ہے جیسا کہ مفسدات الصیام ہیں نواقض الصلاۃ ہیں نواقض الوضوء ہیں اسی طریقے سے نواقض الاسلام بھی ہیں جو دین اسلام کو توڑنے والے یا باطل کر دینے والے اُمور ہیں تو مسلمان کو اُن سے آگاہ رہنا چاہیے، ہر مسلمان پر فرض ہے وہ جان لے کہ اس کا دین کیسے محفوظ ہو سکتا ہے اور دین اسلام کی حفاظت ہر اس چیز سے ہے جس سے دین ٹوٹ جاتا ہے۔ کیا دین بھی ٹوٹتا ہے؟ جی ہاں! دین بھی ٹوٹتا ہے کس نے کہا ہے؟ مرتد کسے کہتے ہیں مرتد نام سنا ہے کبھی؟ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے، آمین)؛ مرتد اس مسلمان کو کہتے ہیں جو دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ردّت ہے یہ۔

دین کو گالی دینے والا مرتد ہے کہ نہیں؟ مسلمان ہے دین کو گالی دیتا ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو گالی دیتا ہے (نعوذ باللہ)، یا اپنے ربّ کو گالی دیتا ہے یا کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھ پر ظلم کیا ہے (نعوذ باللہ)؛ تو یہ کفریہ الفاظ ہیں سارے!

اگر کوئی شخص قرآن مجید کی بے حرمتی کرتا ہے جیسا کہ جادو گر کرتے ہیں، قرآن مجید کو گندگی سے لکھنا سارا کفر ہے یہ!

اور اسی طریقے سے شرک ایسا گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتے اور شرک اکبر کفر اکبر ہے، تو مسلمان کو سب سے پہلے اگر بچنا ہے کیونکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ دین کو گالی دینا کفر ہے نبی کی شان میں گستاخی کرنا کفر ہے قرآن مجید کی بے حرمتی کرنا کفر ہے لیکن کتنے ہیں جو جانتے ہیں کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور کفر ہے؟! غیر اللہ سے مدد مانگنا کتنے مسلمان جانتے ہیں کہ شرک کرنا کفر ہے؟! تو دین کی حفاظت توحید کی حفاظت سے ہے اور توحید کی حفاظت شرک سے دوری اختیار کرنے میں ہے، شرک سے دور ہو جائیں تو توحید محفوظ ہے دین بھی محفوظ ہے۔ اور شرک سے ڈرنا ہر مسلمان پر فرض ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی شرک سے ڈرتے تھے، ابو الانبیاء امام الموحدین خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن مجید میں اپنے اس پیارے نبی کی زبانی:

﴿وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝۳۵﴾۔

ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا میں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا میں آپ ذرا غور کریں کہ اب یہ الفاظ بھی شامل ہیں: ﴿وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾﴾ (ابراہیم:35)

(اے اللہ تعالیٰ! مجھے اور میری اولاد کو (صرف مجھے نہیں مجھے اور میری اولاد کو میری ذرّیت کو بھی) بُتوں کی عبادت سے شرک سے دور کر دے)

آپ جس چیز سے ڈرتے ہیں خدشہ ہوتا ہے اسی سے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ نہیں؟

تو اگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ڈرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام جنھوں نے زندگی ساری شرک کے خلاف جہاد کیا اپنے ہاتھوں سے بُتوں کو توڑا ہے جلاوطن ہوئے اپنے گھر سے بھی نکالے گئے ہیں اور آگ میں بھی اُن کو ڈالا گیا ہے، طرح طرح کے عذاب دیئے گئے ہیں اور سب سے قریبی رشتے دار اپنے سگے والد نے یہ سارے ظلم وستم کیے ہیں اس کے باوجود بھی توحید پر ڈٹے رہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے اور میری اولاد کو ایک جانب دور کر دے اور شرک کو دوسری جانب دور کر دے میری زندگی کو شرک سے دور فرمائے میرے ربّ! کیا ہم بھی ڈرتے ہیں؟! تو دین کی حفاظت توحید سے ہے۔

دین کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے اور پھر اس کے ثمرات اور فائدے کیا ہیں آخر میں:

دین کی حفاظت علم سے ہوتی ہے، علم کی روشنی ہے تو دین محفوظ ہے اگر علم کی یہ مشعل آپ کے دل میں نہیں ہے تو پھر دین محفوظ نہیں ہو سکتا۔ علم ہی واحد راستہ ہے جس سے آپ اپنے روزے کو محفوظ کر سکتے ہیں نماز کو محفوظ کر سکتے ہیں توحید کو محفوظ کر سکتے ہیں پورے دین کو محفوظ کر سکتے ہیں اور اس کی دلیل میں یہی حدیث ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سیدنا عبداللہ بن عباس سے:

''يَا غُلَامُ!''(اے پیارے بچے!) ''إِنِّي''(بے شک میں) ''أُعَلِّمُكَ''(تمہیں تعلیم دے رہا ہوں) ''كَلِمَاتٍ''(چند باتیں ہیں (لمبی بات نہیں ہے پریشان نہ ہو)۔''أُعَلِّمُكَ'' پہلے ہے تو علم سے ہی دین کی حفاظت ہوتی ہے:''إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ''۔

''احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ''(اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا (سبحان اللہ))؛ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کریں اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا؟! جی ہاں! اور یہی ثمرہ ہے یہی فائدہ ہے۔

دین کی حفاظت کا کیا فائدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرتا ہے، جو دین کا محافظ ہے اُس کا ربّ محافظ ہے۔

دین کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے؟''إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ'':اور کلمات ہیں دین کے علم کی ابتداء کلمات سے کی جاتی ہے اور سب سے عظیم کلمہ کون سا ہے؟ کلمہ توحید:''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ'': یہ دین کے علم کی بنیاد ہے، سب سے پہلی بنیاد کلمہ توحید کا معنی جان لیں سمجھ لیں۔ بعض لوگ کتابیں خرید لیتے ہیں دَس دن پندرہ دن ایک مہینہ ایک کتاب پڑھ لیتے ہیں، بیس تیس پچاس صفحے پڑھ لیے جی بھر گیا اس کو رکھا دوسری کتاب تیسری کتاب دسویں کتاب؛ واللہ! اس طریقے سے ہزار کتابیں پڑھ لو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا یہ علم حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے، علم حاصل کیا جاتا ہے:''إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ'': تھوڑے سے ابتداء ہوتی ہے پھر زیادہ کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے۔

سب سے پہلی وحی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝﴾ (العلق:1-5)

﴿عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ سے مفسرین فرماتے ہیں کہ دو معنی ہیں:

1-ایک تو قلم جو لکھنے والا قلم ہے یعنی پہلے پڑھنا پھر لکھنا ہے اور یہی طریقہ ہے ہمارے نظام تعلیم کا کہ ہم پہلے پڑھتے ہیں پھر لکھتے ہیں، بچہ شروع میں لکھتا نہیں ہے پہلے پڑھتا ہے پھر لکھتا ہے یہی ترتیب ہے۔

2-اور قلم سے دوسرا معنی مفسرین فرماتے ہیں کہ چھوٹے علم سے ابتداء کرو بڑے علم تک۔

"إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ" : کہاں سے ابتداء کروں؟ کلمۂ توحید سے یہ دین کی بنیاد ہے۔ صحیح معنی کیا ہے، ارکان کیا ہیں، شروط کیا ہیں، اس کلمۂ توحید کے تقاضے کیا ہیں کیونکہ اگلی بات جو ہے بہت سارے مسلمان یہ بھی جانتے ہیں کہ روزہ کیسے محفوظ کیا جاتا ہے نماز کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں توحید کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں لیکن صحیح عقیدے کی حفاظت کرنا نہیں جانتے!

کیا فرق ہے دونوں توحید اور عقیدے میں؟ توحید عقیدے کا بنیادی حصہ ہے لیکن پورا عقیدۂ توحید نہیں ہے، بنیاد توحید ہے۔

اور کلمۂ توحید کے تقاضے ہیں متممات اور مکملات ہیں جب تک وہ پورے نہیں ہوتے تو ابھی بھی عقیدے میں کمزوری اور نقص باقی رہتا ہے اور مسلمان کا عقیدہ کیسا ہونا چاہیے وہ عقیدے کا علم حاصل کیے بغیر ممکن نہیں ہے اور عقیدے کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو بنیادی علم ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر مسلمان کو بڑا بڑا عالم ہونا چاہیے امام فی العلم ہونا چاہیے میں یہ بات نہیں کر رہا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو بنیادی علم ہے کلمۂ توحید کا علم اور مسلمان کا عقیدہ کیا ہونا چاہیے یہ علم کیا ہے۔

اب حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

(جس نے روزہ رکھا ایمان کی حالت میں "احْتِسَابًا" اللہ تعالیٰ سے اُجر وثواب کی نیت سے، اس یقین کے ساتھ کہ اُجر وثواب اللہ تعالیٰ سے ہی اُسے ملے گا تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے)

"إِيمَانًا" کا کیا معنی ہے؟ ایمان کی حالت۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟ یہی عقیدے کا علم ہے کہ ایمانیات کو جان لیں، ارکان ایمان کتنے ہیں کون سے ہیں یہ جاننا لازمی ہے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ یہ جان لے یہ بنیاد ہے یہ دین کی حفاظت ہے۔ کیا ملے گا ثمرہ ہمیں؟ دین کی حفاظت کرو: "احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ": فائدہ کیا ہے؟ ہماری حفاظت ہوگی۔ ہماری حفاظت کیسے ہوگی؟ ہماری حفاظت سے مراد دو طریقے ہیں:

1-پہلا طریقہ یہ ہے دنیا کی حفاظت۔

2-اور دوسرا ہے دین کی حفاظت۔

دنیا کی حفاظت کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کی دنیا کو محفوظ کر دیتا ہے؛ کیا مطلب ہے کبھی بیمار نہیں ہوں گے کبھی تکلیف نہیں ہو گی کبھی نقصان نہیں ہو گا؟ نہیں نہیں! یہ بات نہیں ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دیندار بن جائیں گے نا تو پھر کوئی مصیبت نہیں آئے گی نہ کبھی بیمار ہوں گے نہ کبھی کوئی نقصان ہو گا بس ہمیشہ خیر ہی خیر ہو گا؛ بیماری بھی ہو گی (بشر ہیں بیماری ہوتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بیمار ہوتے تھے کہ نہیں؟ ہوتے تھے۔ تو دین کی حفاظت نہیں کرتے تھے وہ کیا؟! اُن سے بہتر کون ہے دین کی حفاظت کرنے والا کوئی دنیا میں ہو سکتا ہے؟! انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے! ایوب علیہ الصلاۃ والسلام کتنی شدید بیماری میں مبتلا ہوئے! اللہ کے نبی تھے پیارے نبی اور اپنے وقت کے سب سے بڑے محافظ تھے دین کے۔ تو پھر مطلب کیا ہے اس کا؟ مطلب یہ ہے کہ تکلیف بھی ہو سکتی ہے بیماری بھی ہو سکتی ہے نقصان بھی ہو سکتا ہے لیکن دل میں ایمان مضبوط رہتا ہے اطمینان باقی رہتا ہے سکون باقی رہتا ہے، یہ اصل ہے دنیا کی حفاظت۔ طبیعت خراب ہوتی ہے بیماری ہوتی ہے سخت بخار ہے ایک ایک لمحہ بیماری میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ": ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء ہے، یہ ایمان ہے ایک ایک قدم پر اُجر و ثواب ہے یہ اصل حفاظت ہے۔ کوئی مصیبت آگئی ہے فوراً زبان پر کیا جاری ہوتا ہے؟ "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ": اور پورا جسم جو ہے وہ رُک جاتا ہے صبر کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نواز دیتا ہے، صبر کی نعمت مصیبت کے وقت ہر بندے کو میسر نہیں ہے۔

"اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ": اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا کیسے کرے گا؟ مصیبت کے وقت ثابت قدمی عطا فرمائے گا، یہ رونا دھونا جزع کی حالت نہیں! بعض لوگوں کو تھوڑی سی شوگر ہوتی ہے یا کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے رو رہے ہوتے ہیں شوگر پر لعنت بھیج رہے ہوتے ہیں کہ لعنت ہو شوگر پر لعنت ہو بلڈ پریشر پر ہلاک کر کے رکھ دیا مصیبت ہی مصیبت ہے! میرے بھائی! تکلیف تو ویسے ہی ہے اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں تکلیف کیوں دی ہے؟ آزمائش کے لیے، اگر چاہتا تو تمہیں بیماری میں مبتلا نہ کرتا؛ بیماری کس لیے ہے؟ تاکہ تم اپنی زبان سے کہو: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ": اے اللہ تعالیٰ! صحت بھی تُو نے دی تھی تیرا شکر ہے اب بیماری بھی تُو نے دی ہے اب آسانی بھی تُو فرما یہ تکلیف بھی تُو ہی دور فرما، اے اللہ تعالیٰ! تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے میں اپنے سارے معاملات تیرے سپرد کرتا ہوں (سبحان اللہ)۔ جس شخص کی زندگی ایسے ہو اُس کی آخرت کیسی ہو گی؟! اور دوسری حفاظت دین ہی کی حفاظت ہے، اُس کی نماز محفوظ اُس کا روزہ محفوظ اُس کی توحید محفوظ اُس کا عقیدہ محفوظ، اُس کا خاتمہ بھی ایمان پر توحید پر اور کیا چاہیے؟!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ" (عملوں کا دار و مدار خاتمے پر ہے)۔ ہمارا خاتمہ کیسا ہو گا؟! نافرمانی کرتے کرتے اگر موت آگئی تو کیا منہ دکھائیں گے اپنے ربّ کو؟! سود کھاتے کھاتے موت آئی تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا دوبارہ زندہ کر دیا جائے گا جانتے ہو کس کی صف میں؟ سود خوروں کی صف میں! اور نماز پڑھتے پڑھتے اگر موت آگئی تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا نمازیوں کی صف میں۔ آج متعین کرنا ہے میں نے اور آپ نے کہ ہمیں کس طرف ہونا چاہیے کیا پسند کرتے ہیں، آج دنیا میں اگر دو صفیں بنا

دی جائیں ایک سود خوروں کی صف ہے بدکاروں کی صف ہے نافرمانوں کی صف ہے اور دوسری نمازیوں کی صف ہے روزے داروں کی صف ہے اور فرمانبرداروں کی صف ہے آپ کہاں پر کھڑے ہونا پسند کرتے ہیں؟

اللہ کے لیے سچ بتاؤ اپنے آپ سے یہ سوال کرو! میرا خیال ہے کہ کوئی شخص سودی بھی وہاں پر کھڑا ہونا پسند نہیں کرے گا کہ کیا کہیں گے لوگ میں سودی میں میں سود کھاتا ہوں! آج آپ دھوکا دے کر نمازیوں کی صف میں شامل ہو سکتے ہو اللہ کی قسم! قیامت کے دن نہیں کر سکو گے، وہاں پر "علی الأشهاد" پوری دنیا دیکھے گی، صرف آپ کے دوست اور احباب نہیں جن سے آپ چھپانا چاہتے ہو اپنے آپ کو بلکہ پوری دنیا دیکھے گی کہ کون سا شخص کس صف میں کھڑا ہے کہاں پر کھڑا ہے! اگر آج پسند نہیں کرتے ہو تو اللہ کی قسم! کل بھی پسند نہیں کروگے؛ آج اس دنیا میں ایئر کنڈیشن جگہ پر آپ پسند نہیں کرتے ہو میدانِ محشر میں تانبے جیسی زمین ہوگی اور سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اُس وقت کیسے برداشت کروگے؟! آج اپنے کپڑوں میں اپنا سر چھپا کر اپنے آپ کو چھپا سکتے ہو اور جس دن کوئی بھی کپڑا بدن پر نہیں ہوگا اُس دن کیا کروگے؟! اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے ایک ہی راستہ ہے واللہ!

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾: یہی بنیادی پیغام ہے رمضان کا اور یہی بنیادی پیغام ہے دین کی حفاظت کا:

(۱) جو متقی پرہیزگار ہے وہ دین کی حفاظت کرنے والا ہے توحید بھی وہی جانتا ہے صحیح عقیدہ بھی اسی کا ہے، سچا پکا نمازی بھی وہی ہے اور صحیح روزے دار بھی وہی ہے۔

(۲) اور جو نہیں ڈرتا اللہ تعالی سے، نہ رمضان میں ڈرتا ہے نہ رمضان سے پہلے ڈرتا تھا اور نہ رمضان کے بعد ڈرتا ہے اُس کی زندگی کیا ہے اور اُس کی موت کیا ہے اُس کی دنیا کی ہے اُس کی آخرت کیا ہے!

اللہ تعالی ہم سب کو محفوظ فرمائے اللہ تعالی ہماری دنیا اور دین کو محفوظ فرمائے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 246. رمضان دین کی حفاظت کا پیغام سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio